



سوال

(177) اہل تصوف کی عبادات میں بکثرت بدعات ہوتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں، مثلاً نقشبندیہ اور قادریہ، ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ، تجانیہ، ترقاویہ، وازانیہ، دلائیہ، ناصرہ، علویہ، کتانیہ اور دیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجود ہیں۔ میں نے ان کے اور دو وظائف دیکھے تو باہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اوراد میں سو بار استغفار اور سو بار درود شریف (مختلف الفاظ کے ساتھ) اور سو بار لا الہ الا اللہ اور شام کو بھی اسی قسم کے وظیفے ہیں، اس کے ساتھ نماز بروقت ادا کرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جو شخص ان سے وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے نماز باجماعت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن انہوں نے بعض علماء کہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والا شخص گمراہ، بدعتی اور مشرک ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صوفیانہ سلسلے اور طریقے موجود نہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتا ہوں، کیونکہ ”مشرک“ کا لفظ بہت سخت ہے اور مشرک پر توبہ حرام ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہد اور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجود ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ (ہو۔ ہو۔ ہو...) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فرمایا مثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ سہت و ہوشیاری ہیں، کبھی نیچے جھکتے ہیں، تاہم بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یا ذکر کے کلمات کے حرکات و سکنات کو مضبوط کرنے کے لئے بسا اوقات ساز بھی بجاتے ہیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً ثابت ہیں نہ عملاً اور نہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم ان سے واقف تھے۔ بلکہ یہ سب نولہجہ کا کام ہیں۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ”ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلیغ و عطا ارشاد فرمایا، جس سے ہمارے دلوں میں خشیت پیدا ہوئی اور آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔ ہم نے عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایسا لکھا ہے جیسے الوداع کہتے وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ تو ہمیں (کوئی خاص) وصیت فرمائیے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ كَانَ عَبْدًا جَشِيًّا، وَأَنْتَ مِنْ يَعْشِ مِنْكُمْ فَمَسْرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عَضُوا عَلَيَّهَا بِالتَّوَّاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)

”میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے دائروں سے (نوب



مضبوطی سے) پکڑنا اونے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکال جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے ”حسن صحیح“ قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریف کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے، اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کارِ ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صبح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرر لی جائے جس میں کسی پیشی نہ کی جائے۔ یا شیخ اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے، عبادت میں اس طرح کی تخصیص بدعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

”جس نے ہمارے اس دین میں اسی چیز لہ بجا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

اس حدیث کو بخاری اور مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

(مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْنَا مِنْهُ فُحُورٌ)

”جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔“

لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْخَلْقُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمِ بَأْتِ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرَ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَكَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ حَتَّى يُمَيِّسَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ الْكُفْرَ مِنْهُ)

”جو شخص دن میں سو بار کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الخلق وھو علی کل شیء قدير اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سونگناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہوگا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَسَمِعَهُ فِي يَوْمٍ بَأْتِ مَرَّةٍ حَطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَأَنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبْدِ الْبَحْرِ)

”جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وسمعه کہا، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہو جائے، ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو جائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہوگا جس طرح یہ جواب کی ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے۔

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے، اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



الجنة الدائمة - ركن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غديان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۷۷۸)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 186

محدث فتویٰ